11 ذوالحجہ کی رمی، 12 ذوالحجہ کو کی تو کیا حکم ہے؟

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2864

تاریخ اجراء: 03 محرم الحرام 1446ھ / 10 جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہم دونوں حج پر گیارہ ذوالحجہ کی رمی نہیں کر سکے، کیونکہ شدید گرمی کی وجہ سے بلڈ پریشر اور شوگر لو ہو گیا تھا، چل نہیں سکتے تھے، شدید چکر آرہے تھے، آنکھوں کے سامنے اندھیرا تھا۔ نیم بیہوشی کی حالت تھی اور گرم روڈ پر لیٹے ہوئے تھے، کھڑے نہیں ہو سکتے تھے، لہذا طبیعت کی خرابی کی وجہ سے ہم نے وکیل کر کے 11 ذوالحجہ والی رمی، 12 ذوالحجہ کو کروائی اور 12 ذوالحجہ کو بھی طبیعت اسی طرح کی تھی، تو 12 ذوالحجہ کی رمی کیلئے بھی وکیل کیا، اور اسی وجہ سے 12 ذوالحجہ کو ہم نے طواف الزیارہ بھی ویل چیئر پر کیا تھا۔ اب کیا ایسی صورت میں ہم پر دم لازم ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی رمی کا وقت زوال (نماز ظہر کے وقت) سے شروع ہو کر، اگلے دن صبح صادق تک ہوتا ہے، اس درمیان جب بھی رمی کی جائے، ادا ہو جاتی ہے۔ اگر اس وقت کے اندر رمی کر لی گئی، یا بوقت عذر وکیل کے ذریعے کروالی گئی، تو رمی درست ہو جاتی ہے، اور دم بھی لازم نہیں ہوتا، لیکن اگر اس وقت کے اندر رمی نہ کی گئی تو اس رمی کی قضا کے ساتھ، تاخیر کا دم لازم ہوتا ہے۔

پوچھی گئی صورت میں چونکہ آپ دونوں نے وکیل کے ذریعے گیارہ ذوالحجہ کی رمی، بارہ ذوالحجہ کو کروائی، جس کی وجہ سے گیارہ ذوالحجہ کی رمی اپنے وقت سے مؤخر ہوئی، لہذا ایسی صورت میں آپ دونوں پر گیارہ ذوالحجہ کی رمی کی تاخیر کا ایک ایک دم لازم ہو گا۔ پھر اگر بارہ ذوالحجہ کو بھی آپ کی یہی حالت تھی جو آپ نے سوال میں بیان کی اور آپ کے اندر اتنی طاقت بھی نہیں تھی کہ آپ دونوں ویل چیئر پر جا کر رمی کر سکتے، یا اتنی طاقت تھی مگر وہاں تک ویل چیئر پر کوئی لے جانے والا نہیں تھا، تو اس صورت میں آپ کا بارہ ذوالحجہ کی رمی کیلئے دوسرے کو وکیل کرنا درست تھا، اور اس

وکیل کے رمی کرنے سے آپ کی رمی ادا ہو گئی، اور آپ پر صرف ایک دم کی ادائیگی لازم ہو گی۔ واضح رہے کہ دم کی ادائیگی حدود حرم میں کرنا ضروری ہے۔

گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی رمی کا وقت، اور رمی کو اس کے وقت سے مؤخر کرنے سے متعلق، لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے: "(وقت رمی الجمار الثلاث فی الیوم الثانی والثالث من ایام النحر بعد الزوال۔۔۔ والوقت المسنون فی الیومین یمتد الی الزوال الی غروب الشمس، ومن الغروب الی طلوع الفجر وقت مکروہ واذا طلع الفجر فقد فات وقت الاداء۔۔۔ فلو اخرہ عن وقتہ فعلیہ القضاء والجزاء) وھو لزوم الدم" ملتقطاً۔ ترجمہ: **ایام نحر کے دوسرے اور تیسرے دن، تینوں جمروں کی رمی کا وقت زوال کے بعد ہے۔۔۔ اور دونوں دنوں میں مسنون وقت زوال سے آفتاب ڈوبنے تک رہتا ہے اور غروب سے طلوع فجر تک مکروہ وقت ہے، جب فجر طلوع ہو گئی تو رمی کی ادا کا وقت فوت ہو گیا۔۔۔ اگر کسی نے رمی کو اس کے وقت سے مؤخر کیا، تو اس پر قضا اور جزاء یعنی دم لازم ہو گا۔** (لباب المناسک مع شرحہ، باب رمی الجمار واحکامہ، صفحہ 334، 339، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط میں ہے: "وان لم یرم حتی اصبح رماھا من الغد وعلیہ دم عند ابی حنیفۃ للتاخیر" ترجمہ: **اور اگر کسی دن رمی نہ کی، یہاں تک کہ صبح ہو گئی، تو اس دن کی رمی اگلے دن کرے، اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر تاخیر کا دم لازم ہو گا۔** (المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، فصل فی الجنایۃ فی رمی الجمرات، صفحہ 508، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

رمی پر قادر نہ ہونے کی صورت میں وکیل کرنا درست ہوتا ہے، چنانچہ لباب المناسک میں ہے: "الخامس: أن یرمی بنفسہ، فلا تجوز النیابۃ عند القدرۃ، وتجوز عند العذر" ترجمہ: **رمی کی پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ خود سے رمی کرے، لہذا قدرت کے وقت نائب بنانا جائز نہیں، اور عذر کے وقت جائز ہے۔** (لباب المناسک مع شرحہ، باب رمی الجمار واحکامہ، صفحہ 349، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

بہار شریعت میں ہے: "جو شخص مریض ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جا سکتا ہو، وہ دوسرے کو حکم کر دے کہ اس کی طرف سے رَمی کرے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1148، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net